

ایلیجا - نمبر پانچ

نیپانہ خاموشی

Jeff Pippenger

2023-10-03

جب ایلیا نے آخاب سے تمام اسرائیل کو کرمل پر بلایا تو یہ اس بات کی پیش علامت تھا کہ خدا ساڑھے تین سال کے ظلم و ستم کے بعد 1798 میں کلیسیا کو عہد تاریکی سے نکالے گا اور اسے 1844 تک اور پھر اس کے بعد 1863 تک لے جائے گا۔ یہ تینوں تاریخیں 'سات وقت' کے ڈھانچے کے آخری تین سنگ میل ہیں، جیسا کہ یسعیاہ نے باب سات میں بیان کیا ہے۔

1798، 1844 اور 1863 کی یہی تاریخ بھی تمثیل کی صورت میں اُس وقت ظاہر ہوئی جب موسیٰ بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکال کر کوہ سینا تک لے آیا۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ میلرئٹ تحریک کی نمائندگی کرتی ہے، جو 1798 میں وقت انجام پر شروع ہوئی اور 1863 میں یہ تحریک ایک کلیسیا بن جانے تک جاری رہی۔ ایلیا اور موسیٰ میلرئٹ تاریخ کے دو بنیادی گواہ ہیں، اور مکاشفہ کی کتاب میں تیسرے فرشتے کی تاریخ کے دوران بھی یہی دو بنیادی گواہ ہیں۔

میلرئٹ تحریک مکاشفہ چودہ کی ابدی خوشخبری کے آغاز کی نشان دہی کرتی ہے اور فیوچر فار امریکہ اس کے اختتام کی نشان دہی کرتی ہے۔ میلرئٹ تحریک کے آغاز اور اختتام کے درمیان ہمیں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ ملتا ہے۔ ایڈونٹسٹ چرچ کے مؤرخین کے مطابق 1856 میں میلرئٹ تحریک کے بقیہ لاودیکہ کی حالت میں داخل ہو گئے، یوں فلاڈیلفیا کے اس دور کا خاتمہ ہوا جو 1798 سے 1856 تک پر مشتمل تھا۔

گزشتہ مضمون میں ہم نے دکھایا کہ الہام نے عبور بحر قلزم کی مایوسی کو 1844 کی عظیم مایوسی کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ اسی مرحلے پر سبت کا وہ امتحان، جس کی نمائندگی من نے کی تھی، موسیٰ کی تاریخ میں نمودار ہوا۔ اسی نبوتی نقطے پر اقدس اقداس سے آنے والی روشنی نے آزمائش اور تطہیر کے ایک عمل کا آغاز کیا، جو سبت سے شروع ہوا، ان کے لیے جنہوں نے سمندر عبور کیا تھا اور ایمان کے ذریعے اقدس اقداس میں داخل ہوئے تھے۔ 1844 سے پہلے کا آزمائشی عمل موسیٰ کی تاریخ میں اس کی پیدائش سے ہی شروع ہوا، اور ملرئٹس کے لیے 1798 میں علم میں اضافے کے ساتھ، جس کے بارے میں دانی ایل نے نشاندہی کی تھی کہ وہ تین مرحلوں پر مشتمل ایک آزمائشی عمل پیدا کرے گا جو عدالت تک لے جائے گا، آغاز پذیر ہوا۔

بہت سے پاک اور سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے: اور شریروں میں سے کوئی سمجھ نہ سکے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:10۔

22 اکتوبر 1844 کو عدالت کے آغاز کی مثال فرعون پر آنے والی عدالت سے ملتی ہے، جو مصر کے پہلوٹھوں سے شروع ہو کر بحر قلزم کے پانیوں میں ختم ہوئی۔ جب دانشمند ایمان کے وسیلہ قدس الاقداس میں داخل ہوئے، یا بحر قلزم سے گزر گئے، تو 1798 میں وقت انجام پر شروع ہونے والا آزمائش کا عمل 1844 کے بعد بھی جاری رہا۔ حضرت موسیٰ کی تاریخ میں اسے دس آزمائشوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا، جن میں بنی اسرائیل پر قدم پر ناکام ہوئے۔ ان دس میں آخری آزمائش وہ تھی جب بارہ جاسوس سرزمین موعود کا جائزہ لینے گئے۔ موسیٰ کی تاریخ میں پہلی آزمائش منا کی آزمائش تھی جو سبت کی نمائندگی کرتی ہے، اور میلرئٹس کے لیے 22 اکتوبر 1844 کے بعد پہلی آزمائش سبت ہی کو قرار دیا گیا۔ چونکہ دونوں متوازی تاریخوں میں پہلی آزمائش سبت ہے، اس لیے موسیٰ کی تاریخ کی اگلی نو آزمائشیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ 1844 کے بعد آزمائشوں کا ایک سلسلہ ہوگا جو یا تو

سرزمین موعود میں داخلے تک لے جائے گا یا موت کے بیابان تک۔ 1863 میلراٹ تحریک کے لیے آخری آزمائش کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہم اس غور و خوض کا آغاز اُس وقت سے کریں گے جب بارہ جاسوس سرزمین موعود کے بارے میں اپنی رپورٹس لے کر واپس لوٹے۔

پھر وہ چالیس دن کے بعد ملک کی جاسوسی کر کے لوٹ آئے۔ اور وہ چل کر موسیٰ اور ہارون کے پاس اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس بیابان فاران میں قادم ہوئے؛ اور انہوں نے ان کے پاس اور ساری جماعت کے پاس خبر پہنچائی اور انہیں اس ملک کا پہل دکھایا۔ اور انہوں نے بیان کیا اور کہا، ہم اس ملک میں پہنچے جہاں تو نے ہمیں بھیجا تھا، اور بیشک وہاں دودھ اور شہد بہتا ہے؛ اور یہ اس کا پہل ہے۔ تو بھی اس ملک کے باشندے زور آور ہیں، اور شہر قلعه بند اور بہت بڑے ہیں؛ بلکہ ہم نے وہاں عناق کی اولاد بھی دیکھی۔ جنوب کے ملک میں عمالیقی بستے ہیں؛ اور جتی اور یبوسی اور اموری پہاڑوں میں بستے ہیں؛ اور کنعانی سمندر کے کنارے اور یردن کے کنارے بستے ہیں۔ تب کالب نے موسیٰ کے سامنے لوگوں کو چپ کرایا اور کہا، اُو ہم فوراً چڑھائی کریں اور اسے قبضہ کر لیں؛ کیونکہ ہم ضرور اس پر غالب آ سکتے ہیں۔ لیکن جو آدمی اس کے ساتھ گئے تھے انہوں نے کہا، ہم اس قوم پر چڑھ نہیں سکتے؛ کیونکہ وہ ہم سے زور آور ہیں۔ اور انہوں نے اس ملک کے بارے میں جس کی انہوں نے جاسوسی کی تھی بنی اسرائیل میں بری خبر پھیلا دی، یہ کہتے ہوئے کہ جس ملک میں ہم اس کی جاسوسی کرنے گئے تھے وہ ایسا ملک ہے جو اپنے باشندوں کو کھا جاتا ہے؛ اور جتنے لوگ ہم نے اس میں دیکھے سب بہت قدامت اور آدمی ہیں۔ اور وہاں ہم نے دیوقامت لوگ، یعنی عناق کی اولاد، کو دیکھا جو دیوقامت لوگوں میں سے ہیں؛ اور ہم اپنی ہی نظر میں ٹڈیوں کی مانند تھے، اور ہم ان کی نظر میں بھی ایسے ہی تھے۔ گنتی 13:25-33۔

کتاب گنتی کی یہ عبارت چند نہایت اہم سچائیوں کی طرف متوجہ کرتی ہے، جنہیں آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے جب اس میں پیش کی گئی تاریخ کو ملیراٹ تحریک کی تمثیل کے طور پر نہ دیکھا جائے۔ ایک نکتہ یہ ہے کہ 'بری خبر' لانے والے باغی اپنی دسویں اور آخری آزمائش میں ناکام ہو رہے تھے، اور اسی آخری آزمائش میں لوگوں کی دو جماعتیں نمایاں ہوئیں۔ وہ دونوں جماعتیں جو پچھلی نو آزمائشوں کی تاریخ کے دوران پروان چڑھ رہی تھیں، ان کے کردار اس بنیاد پر ظاہر ہو گئے کہ انہوں نے کون سی 'خبر' قبول کرنے کا انتخاب کیا۔ 1863 میں ملیراٹ ایڈونٹ ازم نے موسیٰ کی اس 'خبر' کو رد کر دیا جس کی نمائندگی احبار باب چھبیس میں غلامی سے متعلق پیشین گوئی کرتی تھی۔ یسوع اور کالب کی پیش کی ہوئی 'خبر' دراصل خدا کی 'خبر' ہی کی تکرار تھی، جو ان کی غلامی سے نجات کی پوری تاریخ میں مسلسل دی جاتی رہی۔ موسیٰ کی پیدائش سے ہی خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں غلامی سے نکال کر اُس سرزمین میں لے جائے گا جس کا وعدہ صدیوں پہلے ابراہیم سے کیا گیا تھا۔ یسوع اور کالب ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اس بنیادی 'خبر' پر قائم رہے، جبکہ باقی دس جاسوسوں نے اس امر کا انکار کیا کہ خدا نے فی الواقع وہ خبر دی تھی۔

اور ساری جماعت نے اپنی آواز بلند کی اور چلائی، اور اُس رات لوگ روئے۔ اور بنی اسرائیل کے سب لوگ موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑائے، اور ساری جماعت ان سے کہنے لگی، کاش ہم مصر کے ملک میں ہی مر گئے ہوتے! یا کاش ہم اس بیابان میں مر گئے ہوتے! اور خداوند نے ہمیں اس زمین میں کیوں لا کھڑا کیا ہے کہ ہم تلوار سے مارے جائیں، اور ہماری بیویاں اور ہمارے بچے لوٹ کا مال بن جائیں؟ کیا ہمارے لیے مصر کو واپس لوٹ جانا بہتر نہ ہوتا؟ اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، اُو ہم اپنے لیے ایک سردار مقرر کریں اور مصر کو واپس چلیں۔ گنتی 14:1-4۔

جب 1863 میں جیمز واٹ نے ریویو اینڈ پیرالڈ میں ایک مضمون لکھا جس میں اُس نے ملر کی 'سات وقت' کے بارے میں تفہیم کو رد کیا، اور اسی سال یورپا سمٹھنے وہ جعلی چارٹ شائع کیا جس میں احبار کے 'سات وقت' کا کوئی حوالہ موجود نہ تھا، تو واٹ اور سمٹھ دونوں نے ولیم ملر کے کام کو ایک طرف رکھ دیا اور مرتد پروٹسٹنٹوں کے بائبل طریقہ کار کو اختیار کیا۔ ان مرتدین کا وہی طریقہ کار—جنہیں وہ حال ہی میں 'دختران بابل' قرار دے چکے تھے—ملر کے اُس پیغام کو رد کرنے کی دلیل کے

طور پر برتا گیا جس کی راہنمائی فرشتہ جبرائیل نے کی تھی۔ قدیم اسرائیل کی دسویں آزمائش پر انہوں نے صاف کہا، ”اُو ہم ایک سردار مقرر کریں اور مصر کو لوٹ چلیں۔“ دسویں اور آخری آزمائش میں ناکامی اس بنیاد پر تھی کہ انہوں نے اُس ’خبر‘ کو رد کر دیا جو ابتدا سے دی گئی خبر کے مطابق تھی، اور مصر کی غلامی کی طرف لوٹنے کی خواہش رکھی۔ جب یرمیاہ نے علامتی طور پر اُن لوگوں کی نمائندگی کی جو 1843 کی ناکام پیش گوئی سے مایوس ہوئے تھے، تو خدا نے اسے خاص طور پر پکارا کہ وہ خدا کی طرف اور پیغام کے اپنے سابقہ جوش و جذبے کی طرف لوٹے، مگر ساتھ ہی اسے یہ بھی حکم دیا کہ وہ اُن کے پاس کبھی واپس نہ جائے جنہیں ’دخترانِ بابل‘ کے طور پر پہچانا گیا تھا۔

پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹ آئے، تو میں تجھے پھر واپس لاؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو گھٹپٹا میں سے قیمتی کو الگ نکالے، تو میرے منہ کی مانند ہوگا۔ وہ تیری طرف لوٹ آئیں، لیکن تو اُن کی طرف نہ لوٹنا۔ یرمیاہ 15:19۔

1863 میں، جیمز واٹ اور یوریاہ سمتھ نے ایک نیا سردار مقرر کیا تاکہ وہ انہیں واپس وہاں لے جائے جہاں جانے سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ یشوع اور کالب اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آگے بڑھنا چاہتے تھے، جبکہ واٹ اور سمتھ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو واپس جانا چاہتے تھے۔

گنتی کی کتاب کے اس بیان میں ایک اور نکتہ جس پر توجہ دینا ضروری ہے یہ ہے کہ وہ آخری بغاوت، جو تمام باغیوں کو اگلے چالیس برسوں میں بیابان میں مرنے کی سزا دیتی ہے، بائبل کی نبوت کے ’ایک دن برابر ایک سال‘ کے اصول کو قائم کرنے والی دو بنیادی شہادتوں میں سے ایک ہے؛ اور یہی شاید وہ سب سے اہم نبوتی قاعدہ تھا جسے ملرنے ابدی خوشخبری اور پہلے فرشتے کے پیغام کو کھولنے کے لیے استعمال کیا۔ اس قاعدے کی دوسری بائبل شہادت حزقی ایل کی کتاب میں ملتی ہے۔

اور جب تو ان کو پورا کر چکے گا، تو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا، اور تو یہوداہ کے گھر کی بدی چالیس دن تک اٹھائے گا؛ میں نے تیرے لیے ہر دن کے بدلے ایک برس مقرر کیا ہے۔ حزقی ایل 4:6

’ایک دن ایک سال‘ کے اصول کو قائم کرنے والی دو آیات کے بارے میں جو بات اکثر نظر انداز رہ جاتی ہے وہ دونوں آیات کا تاریخی سیاق و سباق ہے۔

جن دنوں تم نے اس ملک کی جاسوسی کی تھی ان دنوں کی گنتی کے مطابق، یعنی چالیس دن، ایک ایک دن کے بدلے ایک سال، تم اپنی بدکاریوں کا بوجھ اٹھاؤ گے، یعنی چالیس برس، اور تم میری وعدہ شکنی کو جان لو گے۔ گنتی 14:34۔

گنتی کی آیت قدیم اسرائیل کے آغاز میں واقع ہوئی اور خدا کے عہد کے لوگوں کی بغاوت کی نمائندگی کرتی تھی، اور حزقی ایل کی آیت قدیم اسرائیل کے اختتام پر واقع ہوئی اور خدا کے عہد کے لوگوں کی بغاوت کی نمائندگی کرتی تھی۔ ابتدا میں سزا بیابان میں موت تھی اور اختتام پر سزا ان کے دشمنوں کی سرزمین میں غلامی تھی۔ دن کے بدلے سال کا اصول خدا کے عہد کے لوگوں کی بغاوت پر زور دیتا ہے۔ دو سزائیں: ایک آغاز میں اور ایک اختتام پر، مگر دونوں مختلف۔ پہلی یہ کہ بیابان کے سفر کے دوران بتدریج موت واقع ہوتی رہی، آخری یہ کہ حقیقی بابل میں اسیری اور غلامی تھی۔

پھر موسیٰ اور ہارون تمام جماعت بنی اسرائیل کی مجلس کے سامنے اپنے منہ کے بل گر پڑے۔ اور نون کے بیٹے یشوع اور یفنہ کے بیٹے کالب، جو اس ملک کا حال لینے والوں میں سے تھے، نے اپنے کپڑے چاک کیے؛ اور انہوں نے بنی اسرائیل کی تمام جماعت سے کہا، وہ ملک جس میں ہم اس کی خبر لینے کو گزرے ہیں نہایت ہی اچھا ملک ہے۔ اگر خداوند ہم سے خوش ہو تو وہ ہمیں اس ملک میں لے آئے گا اور اسے ہمیں دے گا—ایسا ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ تم فقط خداوند کے خلاف بغاوت نہ کرو اور اس ملک کے لوگوں سے نہ ڈرو؛ کیونکہ وہ ہمارے لیے خوراک ہیں؛ ان کی حفاظت ان سے جاتی رہی ہے اور خداوند ہمارے ساتھ ہے؛ ان سے نہ ڈرو۔ لیکن ساری جماعت نے کہا کہ انہیں

سنگسار کر دیا جائے۔ اور خداوند کا جلال خیمہ اجتماع میں تمام بنی اسرائیل کے سامنے ظاہر ہوا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، یہ قوم کب تک مجھے چڑھتی رہے گی؟ اور کب تک میری ان سب نشانیوں کے باوجود جو میں نے ان کے درمیان دکھائیں، مجھ پر ایمان نہ لائیں گے؟ میں انہیں ویا سے مار ڈالوں گا اور ان کی میراث چھین لوں گا، اور تجھ سے ایک ایسی قوم بنا دوں گا جو ان سے بڑی اور زور آور ہوگی۔ موسیٰ نے خداوند سے کہا، تب مصری اسے سن لیں گے (کیونکہ تو نے اپنی قدرت سے اس قوم کو ان کے درمیان سے نکالا ہے) اور وہ اس ملک کے باشندوں کو یہ بات بتائیں گے: کیونکہ انہوں نے سنا ہے کہ اے خداوند، تو اس قوم کے درمیان ہے، کہ اے خداوند، تو روبرو دکھائی دیتا ہے، اور تیرا بادل ان پر ٹھہرا رہتا ہے، اور تو دن کو بادل کے ستون میں اور رات کو آگ کے ستون میں ان کے آگے آگے چلتا ہے۔ اب اگر تو اس سب قوم کو ایک ہی آدمی کی مانند قتل کر ڈالے، تو وہ قومیں جو تیری شہرت سن چکی ہیں کہیں گی کہ اس لیے کہ خداوند اس قوم کو اس ملک میں نہ لا سکا جس کی قسم اس نے ان سے کھائی تھی، اس نے انہیں بیابان میں ہلاک کر دیا۔ اب میں التجا کرتا ہوں کہ میرے خداوند کی قدرت بڑی ظاہر ہو، جیسا کہ تو نے فرمایا ہے کہ: خداوند بردبار اور بڑی رحمت والا ہے، بدی اور سرکشی کو معاف کرنے والا، لیکن مجرم کو پرگز بری نہ ٹھہرائے گا، باپ دادا کی بدی کی سزا اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔ پس میں التجا کرتا ہوں، اپنی بڑی رحمت کے موافق اس قوم کی بدی معاف کر، اور جس طرح تو نے اس قوم کو مصر سے لے کر اب تک معاف کیا ہے ویسا ہی اب بھی کر۔ گنتی 14:5-19۔

ان آیات میں پیش کی گئی تاریخ ایک بائبل علامت بن گئی جسے "یوم بغاوت" کہا جاتا ہے۔ "یوم بغاوت" کا ذکر زبور پچانوے، یرمیاہ بتیس اور عبرانیوں تین میں آتا ہے، لیکن ہم اس علامت پر اس وقت گفتگو نہیں کریں گے۔ گزشتہ عبارت میں ایک اہم اصول کی نشاندہی کی گئی ہے جسے پہچاننا ضروری ہے۔ یہ اصول نبی سموئیل، لوسیفر، ایلن وائٹ اور بلاشبہ اسی عبارت میں موسیٰ کی مثال سے بھی واضح ہوتا ہے۔

اور اس سے کہا، دیکھ، تو بوڑھا ہو گیا ہے، اور تیرے بیٹے تیری راہوں پر نہیں چلتے؛ پس اب ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر جو ہم پر حکومت کرے، جیسے سب قوموں کے ہاں ہے۔ لیکن جب انہوں نے کہا، ہمارے اوپر حکومت کرنے کو ہمیں ایک بادشاہ دے، تو یہ بات سموئیل کو ناگوار گزری۔ اور سموئیل نے خداوند سے دعا کی۔ اور خداوند نے سموئیل سے کہا، جو کچھ وہ تجھ سے کہیں اس سب میں لوگوں کی آواز مان لے، کیونکہ انہوں نے تجھ نہیں ٹھہرایا بلکہ مجھے ٹھہرایا ہے تاکہ میں ان پر سلطنت نہ کروں۔ ان سب اعمال کے مطابق جو انہوں نے اس دن سے کیے ہیں جب سے میں انہیں مصر سے نکال لایا ہوں، آج تک—کہ انہوں نے مجھے ترک کیا اور دوسرے خداؤں کی خدمت کی—وہی وہ تیرے ساتھ بھی کر رہے ہیں۔ اب پس ان کی آواز مان لے؛ تاہم ان کو سنجیدگی سے چٹاونی دے، اور انہیں بتا دے کہ جو بادشاہ ان پر سلطنت کرے گا اس کا طریقہ کیا ہوگا۔ اور سموئیل نے ان لوگوں کو جو اس سے بادشاہ مانگتے تھے خداوند کے سب کلمات سنائے۔ اور اس نے کہا، یہ اس بادشاہ کا طریقہ ہوگا جو تم پر سلطنت کرے گا: وہ تمہارے بیٹوں کو لے گا اور انہیں اپنی رتھوں کے لیے اور اپنے سواروں کے طور پر اپنے لیے مقرر کرے گا، اور کچھ اس کی رتھوں کے آگے آگے دوڑیں گے۔ اور وہ اپنے لیے ہزاروں کے سردار اور پچاسوں کے سردار مقرر کرے گا؛ اور انہیں اپنی زمین جتانے، اپنی فصل کاٹنے، اور اپنے جنگی ہتھیار اور اپنی رتھوں کے آلات بنانے پر لگائے گا۔ اور وہ تمہاری بیٹیوں کو لے گا کہ وہ عطر ساز، باورچنیں اور روٹی پکانے والیاں ہوں۔ اور وہ تمہارے کھیت، تمہارے تاکستان اور تمہارے زیتون کے باغ—بلکہ ان میں سے بہترین—لے کر اپنے خادموں کو دے گا۔ اور وہ تمہارے بیج اور تمہارے تاکستانوں کی پیداوار کا عشر لے گا اور اسے اپنے اہلکاروں اور خادموں کو دے گا۔ اور وہ تمہارے غلاموں، تمہاری لونڈیوں، تمہارے بہترین جوانوں اور تمہارے گدھوں کو لے کر اپنے کام میں لگا دے گا۔ وہ تمہاری بھیڑ بکریوں کا بھی عشر لے گا، اور تم اس کے خادم بن جاؤ گے۔ اور اس دن تم اس بادشاہ کے سبب سے فریاد کرو گے جسے تم نے اپنے لیے چنا ہوگا، لیکن اس دن خداوند تمہاری نہ سنے گا۔ تو بھی لوگوں نے سموئیل کی آواز ماننے سے انکار کیا،

اور کہنے لگے، نہیں، بلکہ ہمارے اوپر ایک بادشاہ ہوگا؛ تاکہ ہم بھی سب قوموں کی مانند ہوں، اور ہمارا بادشاہ ہمارا انصاف کرے، ہمارے آگے آگے نکلے اور ہماری لڑائیاں لڑے۔ اور سموئیل نے لوگوں کی سب باتیں سنیں اور انہیں خداوند کے حضور دہرایا۔ اور خداوند نے سموئیل سے کہا، ان کی آواز مان لے اور ان کے لیے ایک بادشاہ بنا دے۔ تب سموئیل نے بنی اسرائیل سے کہا، ہر شخص اپنے شہر کو چلا جائے۔ 1 سموئیل 8:5-22۔

اس عبارت میں قدیم اسرائیل نے خدا کو اپنا بادشاہ ماننے سے انکار کر دیا، اور تاریخ اس وقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جب انہوں نے اعلان کیا کہ قیصر کے سوا ان کا کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ انہوں نے خدا کی الہی حکومت کو مسترد کر دیا، اور اصرار کیا کہ انہیں اپنے ہی لوگوں میں سے ایک بادشاہ دیا جائے، مگر بالآخر یہی اعلان کیا کہ ان کا بادشاہ ایک رومی بادشاہ تھا۔ آخری ایام میں رومی بادشاہ پاپائے روم ہے۔

لیکن وہ چلاتے ہوئے بولے، اسے لے جاؤ، اسے لے جاؤ، اسے مصلوب کرو۔ پیلطس نے ان سے کہا، کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ سردار کابنوں نے جواب دیا، ہمارا کوئی بادشاہ نہیں مگر قیصر۔ یوحنا 19:15

الہی حکومت کا انکار سموئیل کے لیے اتنا توہین آمیز اور ذاتی تھا کہ انہوں نے اسے اپنے نبوی منصب کا انکار سمجھا۔ لیکن خدا نے یہ یقینی بنایا کہ سموئیل یہ سمجھ لے کہ ان کا انکار خدا کا انکار ہے، نبی کا نہیں۔ یہ دونوں عبارتیں، جو موسیٰ اور سموئیل کے نبوی تعلق کو قدیم اسرائیل کی بغاوت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ اس بغاوت کے نتیجے میں جو سزا آئی وہ قدیم اسرائیل کا خاتمہ نہ تھی۔ یسوع اور کالب کی نمائندگی میں ایک گروہ ابھی باقی تھا جو سرزمین موعود میں داخل ہونا تھا، اور سموئیل کے بیان میں قدیم اسرائیل کا خاتمہ عہد بادشاہی کے خاتمے پر ہوا، آغاز میں نہیں۔

موسیٰ نے خدا سے استدلال کیا کہ وہ قدیم اسرائیل کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے، کیونکہ موسیٰ کے نزدیک اسی وقت ان کا خاتمہ کر دینا اپنے لوگوں کی نجات کی مقدس تاریخ اور اپنے اس وعدے کی غلط ترجمانی ہوتی جس کے مطابق وہ انہیں اس سرزمین میں لے جانا چاہتا تھا جس کا وعدہ خدا نے ابراہیم سے کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب خدا بغاوت کو سچائی کی گواہی کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے تو وہ بغاوت کو ہونے بھی دیتا ہے اور جاری رہنے بھی دیتا ہے۔

برحق غصے کا وہ رویہ جس کا اظہار سموئیل نے کیا تھا، ایلن واٹ نے بھی ظاہر کیا۔

میں نے اس سے پہلے اپنے لوگوں میں ایسی پختہ خودپسندانہ اطمینان اور روشنی کو قبول کرنے اور تسلیم کرنے سے ایسی یرغبتی کبھی نہیں دیکھی جیسی منیاپولس میں ظاہر ہوئی۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ اس مجلس میں جس روح کا اظہار ہوا اسے عزیز رکھنے والی جماعت میں سے ایک بھی شخص پھر کبھی صاف روشنی نہ پائے گا کہ آسمان سے ان کے پاس بھیجی گئی سچائی کی قدر و قیمت کو پہچان سکے، جب تک وہ اپنے غرور کو فروتن نہ کریں اور اعتراف نہ کریں کہ وہ خدا کی روح سے متحرک نہ تھے بلکہ ان کے دل و دماغ تعصب سے بھرے ہوئے تھے۔ خداوند چاہتا تھا کہ ان کے قریب آئے، انہیں برکت دے اور ان کی برگشتگیوں سے انہیں شفا دے، لیکن انہوں نے بات نہ مانی۔ وہ اسی روح سے متحرک تھے جس نے قورح، داتن اور ابیرام کو ابھارا تھا۔ اسرائیل کے وہ لوگ اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ ہر اس ثبوت کی مزاحمت کریں جو انہیں غلط ثابت کرے، اور وہ اپنی ناراضی و بددلی کی راہ پر چلتے ہی گئے یہاں تک کہ بہت سے لوگ ان کے ساتھ ملنے کے لیے ان کی طرف کھنچ گئے۔

یہ کون تھے؟ نہ کمزور، نہ نادان، نہ بے بصیرت۔ اس بغاوت میں جماعت کے درمیان مشہور دو سو پچاس سردار تھے، نامور مرد۔ ان کی گواہی کیا تھی؟ 'ساری جماعت پاک ہے، ان میں سے ہر ایک،

اور خداوند اُن کے درمیان ہے؛ پھر تم اپنے آپ کو خداوند کی جماعت سے بلند کیوں کرتے ہو؟ [گنتی 16:3]۔ جب قورح اور اس کے ساتھی خدا کی عدالت کے تحت ہلاک ہوئے، تو جن لوگوں کو انہوں نے فریب دیا تھا انہوں نے اس معجزے میں خداوند کا ہاتھ نہ دیکھا۔ اگلی صبح پوری جماعت نے موسیٰ اور ہارون پر الزام لگایا، 'تم نے خداوند کے لوگوں کو قتل کیا ہے' [آیت 41]، اور وبا جماعت پر آ پڑی، اور چودہ ہزار سے زیادہ ہلاک ہو گئے۔

"جب میں نے منیپولس چھوڑنے کا ارادہ کیا، تو خداوند کا فرشتہ میرے پاس کھڑا ہو گیا اور کہا: 'ایسا نہیں؛ خدا نے اس جگہ تیرے لیے ایک کام مقرر کیا ہے۔ لوگ قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت کو پھر سے دہرا رہے ہیں۔ میں نے تجھے تیری مناسب جگہ پر رکھا ہے، جسے وہ لوگ جو روشنی میں نہیں ہیں تسلیم نہ کریں گے؛ وہ تیری گواہی کی پرواہ نہ کریں گے؛ لیکن میں تیرے ساتھ ہوں؛ میرا فضل اور میری قدرت تجھے سنبھالے رکھے گی۔ وہ تیری نہیں بلکہ میرے قاصدوں اور اس پیغام کی اہانت کر رہے ہیں جو میں اپنی قوم کے لیے بھیجتا ہوں۔ انہوں نے خداوند کے کلام کو حقیر جانا ہے۔ شیطان نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں اور ان کی رائے کو بگاڑ دیا ہے؛ اور جب تک ہر جان اپنے اس گناہ—یہ غیر مقدس خودسری جو روح خدا کی توہین کر رہی ہے—سے توبہ نہ کرے، وہ تاریکی میں چلیں گے۔ میں چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا، سوئے اس کے کہ وہ توبہ کریں اور رجوع لائیں، تاکہ میں انہیں شفا دوں۔ انہوں نے اپنی روحانی بصیرت کو دھندلا دیا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ خدا اپنی روح اور اپنی قدرت ظاہر کرے؛ کیونکہ میرے کلام کے بارے میں ان کے اندر تمسخر اور کراہت کی روح ہے۔ ہلکا پن، لایعنی پن، ٹھٹھا اور مذاق روز کا معمول ہے۔ انہوں نے مجھے ڈھونڈنے کا اپنے دلوں میں ارادہ نہیں باندھا۔ وہ اپنی ہی بھڑکائی ہوئی چنگاریوں کی روشنی میں چلتے ہیں، اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو غم کے ساتھ لیٹیں گے۔ خداوند یوں فرماتا ہے: اپنی فرض کی چوکی پر قائم رہ؛ کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں، اور نہ تجھے چھوڑوں گا اور نہ تجھے ترک کروں گا۔' خدا کی ان باتوں کو میں نے نظر انداز کرنے کی جرات نہ کی۔" دی 1888 میٹیریلز، 1067۔

سیسٹر وائٹ کا رویہ سموئیل کے رویے کے مشابہ تھا، اور انہیں کہا گیا کہ باغیوں اور اُن کی بغاوت کے ساتھ ہی رہیں اور اپنے "فرض" کی "چوکی" پر "کھڑی رہیں"۔ انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی چوکی پر ڈٹی رہیں، بعد ازاں کہ وہ (نبیہ) یہ فیصلہ کر چکی تھیں کہ باغیوں اور اُن کی بغاوت کو اُن ہی کے حال پر چھوڑ دیں۔

قاعدہ اولین ذکر، جو اصول الفا اور اومیگا کا ایک بنیادی جزو ہے، یہ واضح کرتا ہے کہ کسی موضوع کا پہلا ذکر نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ لوسیفر کی بغاوت کے بالکل آغاز سے وابستہ یہ حقیقت تھی کہ اگر خدا چاہتا تو اس کے پاس ساری وہ قدرت موجود تھی کہ لوسیفر کے ذہن میں پیدا ہونے والے اس کے پہلے ہی خود غرضانہ خیال پر اسے نیست و نابود کر دیتا۔ خدا لوسیفر کو تخلیق میں سے خارج کر سکتا تھا، اور اس کے پاس ایسی قدرت ہے کہ اگر وہ ایسا کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ یہ کام اس انداز سے کر سکتا تھا کہ دوسرے فرشتوں میں سے کسی کو بھی خبر نہ ہوتی کہ کیا پیش آیا ہے۔ یقیناً اس نے ایسا نہیں کیا، کیونکہ دوسری باتوں کے علاوہ یہ اس کے کردار کی نفی ہوتی؛ لیکن اس کے پاس وہ تخلیقی قدرت بہر حال موجود ہے جو اسے یہی کام کرنے کے قابل بناتی۔ مگر اس نے یہ نہیں کیا۔ اس نے صبر کے ساتھ اجازت دی کہ یہ بغاوت اس کے کردار کی گواہی کا حصہ بنے، اُس کشمکش کی گواہی کا حصہ جو آسمان میں شروع ہوئی تھی اور جو آخر کار زمین تک آنے والی تھی۔ قدیم اسرائیل کے لیے موسیٰ کی گفتگو نے یہی کام انجام دیا۔ خدا نے باغیوں کی اس نسل کو بیابان میں مرنے دیا اور اس تاریخ کو ابدی انجیل سے وابستہ سچائیوں کو آگے بڑھانے کے لیے ایک بائبل مثال کے طور پر استعمال کیا۔

یہی بات سموئیل کے زمانے میں خدا کو بادشاہ ماننے سے انکار کے معاملے میں بھی تھی۔ سموئیل کے ذاتی عقائد اور نبوی علم کے باوجود، اسے حکم دیا گیا کہ وہ آگے بڑھے اور اپنی خدمت کے منصب پر قائم رہے۔ خدا کی نبوی اور تاریخی نگرانی کا یہ پہلو بائبل اسیری کے بعد ہیکل کی تعمیر نو میں بھی نظر آتا ہے۔ خدا نے اسیری کے ستر برسوں کے ہر پہلو کی پیشین گوئی کی اور اس کی تدبیر بھی فرمائی؛

یروشلم کی جانب واپسی، یروشلم کی تعمیر نو، ہیکل، اور گلیوں اور فصیلوں کی تعمیر۔ اس نے وقت سے متعلق وہ پیشین گوئیاں بیان کیں جن سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ کب اسیری سے آزاد کیے جائیں گے۔ اس نے یہ بھی واضح کیا کہ تئیس سو برس کے آغاز کی نشان دہی کے لیے کتنے فرامین ہوں گے۔ اس نے کورش کا نام لے کر اس غیر قوموں کے بادشاہ کی نشان دہی کی جو پہلے فرمان کے ساتھ اس عمل کا آغاز کرے گا۔ یروشلم اور ہیکل کی تعمیر نو کے تمام پہلو واضح طور پر متعین کیے گئے، اور اس نے اس کام کی تکمیل کے لیے راستباز مردوں اور نبیوں کو کھڑا کیا۔

تمام واضح الہی نبوی پیشگی علم اور مداخلت کے باوجود، وہ بغاوت جس نے بابل کی اسیری تک نوبت پہنچائی تھی، خدا کے لوگوں کے ساتھ اُس کی شخصی حضوری کو پہلے ہی ختم کر چکی تھی۔ دوبارہ تعمیر ہونے والے ہیکل میں شکینہ کا جلال کبھی واپس نہ آیا۔ پوری تاریخ کو دنیا کے انجام کی تاریخ کے لیے نبوی ڈھانچہ فراہم کرنے میں استعمال کیا گیا، اگرچہ ہیکل کو دوبارہ کبھی قدس الاقداس میں شکینہ کی حضوری کی برکت نصیب نہ ہوئی۔ اس اعتبار سے، دوبارہ تعمیر شدہ ہیکل خدا کی حضوری کی نہیں بلکہ اسرائیل کی بغاوت کی گواہی تھا۔ تاہم اُس تاریخ کے انبیا، جیسے سموئیل اور منیاپولس میں سسٹر وائٹ، بطور نبی خدمت انجام دیتے رہے۔

مسیح اور شیطان کے درمیان عظیم کشمکش میں سب سے پہلے جس بات کا ذکر ملتا ہے وہ لوسیفر کی بغاوت ہے، اور خدا نے اپنے مقاصد کے لیے اس بغاوت کو جاری رہنے دیا۔ سموئیل، باوجود اس کے کہ وہ اسرائیل کی اس خواہش پر—کہ وہ دوسری قوموں کی مانند ہوں—راستباز طور پر برہم تھا، پھر بھی اسے ہدایت دی گئی کہ وہ پہلے دو بادشاہوں کے مسح میں شریک ہو۔ اور خدا کے نبیوں نے خدا کے ہیکل کی ازسرنو تعمیر میں حصہ لیا، اُس ہیکل کی جس میں پھر کبھی خدا کی شکینہ حضوری نہ ہوگی۔

جو لوگ اپنے "افسانوں کی پلیٹیں" کلام نبوت کے خلاف استعمال کرتے ہیں، 1863 میں ایڈونٹ ازم کی بغاوت کو چھپانے کی کوشش میں، اور جو اپنے مؤقف کی بنیاد اس منطق پر رکھتے ہیں کہ اگر 1863 میں کوئی غلط بات ہوئی ہوتی تو نبیہ اسے منع کر دیتی، وہ جان بوجھ کر اُس پہلے اصول سے ناواقف ہیں جو خدا کے خلاف بغاوت کے اولین ذکر ہی میں واضح کیا گیا ہے۔ خدا اپنے مقاصد کے لیے بغاوت کی اجازت دیتا ہے، اور اگر وہ یہ چاہے کہ اُس کے نبی اُن بغاوتوں میں جو رونما ہو سکتی ہیں غیر جانب دار یا خاموش رہیں، تو یہ اُس کا اختیار ہے۔

جب ہم 1844 سے 1863 تک کے امتحانی عمل پر غور کرنا شروع کرتے ہیں—جس کی مثال اُن دس آزمائشوں سے دی گئی ہے جن میں قدیم اسرائیل بحر قلزم عبور کرنے کے بعد ناکام ہوا تھا—تو بائبل کی اس حقیقت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ خدا کے نبی فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں ادوار میں اسی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اُن امور پر احتجاج نہیں کرتے جو بظاہر وہ امور ہیں جن پر ایک نبی سے احتجاج کی توقع کی جاتی ہے۔ کبھی وہ بغاوت سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں لیکن روک دے جاتے ہیں، اور کبھی خداوند بغاوت کے معاملے میں ان کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ جب اس نقطہ نظر کو سمجھ لیا جائے، تو 1863 بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہی کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل بن جاتا ہے، پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ اور ریپبلکن ازم کا سینگ، دونوں کے لیے۔

میں نے نبیوں کے وسیلے سے کلام بھی کیا، اور رویا میں زیادتی دی، اور نبیوں کی خدمت کے وسیلے سے تمثیلیں بھی بیان کیں۔ ہوشع 12:10۔